اِحساسِ کمتری کی
چند وجوہات اور علاج

01-June-2023

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے:

یَااَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اَنْجَاکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَ مَوَاطِنِھَا اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً فِیْ دَارِ الدُّنْیَا

اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دہشتوں اور حِساب کِتاب سے جلد نَجات پانے والا

شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ [2] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ بااَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آج بیان کا موضوع ہے: اِحْسَاسِ کمتری۔ ❁ اِحْسَاسِ کمتری کیا ہے؟ ❁ اس کے نقصانات کیا ہیں؟ ❁ اِحْسَاسِ کمتری سے بچنا کیسے ممکن ہے؟ ❁ دِینِ اسلام اس بارے میں ہماری کیا راہنمائی کرتا ہے؟ آج ہم اس تعلق سے معلومات حاصِل کرنے کی کوشش کریں گے۔

اِحْسَاسِ کمتری کیا ہے؟

اِحْسَاسِ کمتری ایک نفسیاتی مرض (یعنی ذہنی بیماری) ہے، انگلش میں اسے ***Infiriority Complex*** (اِنْ فِی رِیَورِٹی کمپلیکس) کہا جاتا ہے۔ ***Complex*** (کمپلیکس) کا معنی ہے:

323

[1] ...فردوس الاخبار، ج ۲/ ۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰

[2] ...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

دَبے ہوئے خیالات اور **Infiriority**(اِنْ فِی رِیورِٹی) کا معنی ہے: کمتر، گھٹیا۔ لہٰذا **Infiriority Complex**(اِنْ فِی رِیورِٹی کمپلیکس) کا معنی بنے گا: اپنے آپ کو گھٹیا، کمتر سمجھنے کے دَبے ہوئے خیالات۔

اِحْسَاسِ کمتری حقیقت میں ایک موازنہ (**Comparison**) ہے۔ جب کوئی بندہ دوسروں کے ساتھ اپنا مَوازنہ (**Comparison**) کرتا ہے تو اس کی 2 صُورتیں بنتی ہیں: (1): ایک تو یہ کہ بندہ اپنی کوئی خوبی سامنے رکھ کر اپنا مَوازنہ (**Comparison**) کرے مثلاً ❁ میرے پاس پیسہ ہے، سامنے والا غریب ہے ❁ میرے پاس گاڑی ہے، سامنے والے کے پاس گاڑی نہیں ہے ❁ میرے کپڑے اچھے ہیں، سامنے والے کے اچھے نہیں ہیں وغیرہ۔ موازنے کی یہ صُورت اِحْسَاسِ برتَری کا سبب بنتی ہے (2): دوسری صُورت یہ ہے کہ بندہ اپنی کوئی کمی، کوئی مَحْرُومی سامنے رکھ کر اپنا تقابل کرے مثلاً فُلاں شخص امیر ہے، میں غریب ہوں، فُلاں مجھ سے زیادہ خُوبصورت ہے وغیرہ۔ موازنے کی یہ صُورت اِحْسَاسِ کمتری کا سبب بنتی ہے۔

اِحْسَاسِ بَرْتری ہو یا اِحْسَاسِ کمتری یہ دونوں ہی نقصان دِہ ہیں کیونکہ اِحْساسِ بَرْتری انسان کو تکبر کی طرف لے جاتا ہے اور احساسِ کمتری انسان کو مایُوسی اور حَسَد کی طرف لے جاتا ہے۔

اِحْسَاسِ کمتری کی ایک بنیادی وجہ

اِحْسَاسِ کمتری کیوں ہوتا ہے؟ اس کی ایک بڑی اور بنیادی وجہ ہمارا معاشرہ (**Society**) ہے، ہمارے روَیے، ہمارے انداز ہیں ❁ ہمارے ہاں لوگ دوسروں کا مذاق اُڑاتے ہیں ❁ اُن پر بے جا تنقید کرتے ہیں ❁ جس بے چارے کی آنکھیں نہ ہوں، اُسے

اندھا کہہ کر اُس کا مذاق اُڑاتے ہیں ۞ جس کی ٹانگیں سلامت نہ ہوں، اسے لنگڑا کہہ کر ۞ لمبے قد والے کو لمبو کہہ کر ۞ کالے رنگ والے کو کالو کہہ کر اُس کا مذاق اُڑایا جاتا ہے، اس سے سامنے والا احساسِ کمتری کا شکار ہو جاتا ہے ۞ والدین اپنے بچوں پر بے جا غُصّہ کرتے ہیں، انہیں ہر وقت ڈانٹتے رہتے ہیں، ان کی غلطیاں ہی نکالتے رہتے ہیں، اس سے بچوں میں خُود اعتمادی کم پڑ جاتی ہے اور وہ احساسِ کمتری کا شِکار ہو جاتے ہیں ۞ دوست احباب جب مِل کر بیٹھتے ہیں تو کسی ایک کی کلاس لگانا شروع کر دیتے ہیں، اس پر جملے کستے اور قہقہے لگا کر لطف اندوز ہو رہے ہوتے ہیں، انہیں اس بات کا اِحْسَاس تک نہیں ہوتا کہ ہمارا دوست جو بظاہر پھیکا پھیکا مسکرا رہا ہے، اس کے دِل پر کیا گزر رہی ہے؟ اس طرح عزّتِ نفس پامال ہوتی ہے اور سامنے والا کبھی احساسِ کمتری کا بھی شکار ہو جاتا ہے ۞ بیوہ عورت پر جب طعنوں کے تیر چلائے جاتے ہیں ۞ جس کے پاس اَوْلاد نہیں ہے، اسے جلی کٹی سنائی جاتی ہیں ۞ اپنے بچوں کو اعلیٰ سے اعلیٰ چیزیں لا کر دینے والے جب یتیم کے سَر پر ہاتھ نہیں رکھتے ۞ یتیم کو معاشرے میں بے سہارا چھوڑ دیا جاتا ہے تو یہ روّیے سامنے والے میں اِحْسَاسِ کمتری پیدا ہونے کا سبب بنتے ہیں۔

15 سال کی عمر میں بال سفید ہو گئے...!

۞ 8 رمضان المبارک، 1440 ہجری کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں عصر کی نماز کے بعد مدنی مذاکرے کا سلسلہ تھا، ایک اسلامی بھائی نے کال کر کے شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خِدمت میں سُوال کیا: میری عمر 15 سال ہے، میرے سر کے بال سفید ہو گئے ہیں، میں کہیں جاتا ہوں تو لوگ میرا مذاق اُڑاتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھئے! لوگ کیسے کیسے مذاق اُڑاتے ہیں!! شاید یہ اسلامی بھائی بھی لوگوں کی مذاق مسخری کی وجہ سے اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار تھے، شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے انہیں سمجھاتے ہوئے فرمایا: اللہ پاک کی مرضی ہے، اللہ پاک کی رِضا میں راضی رہیں، دِل پر نہ لیں، دِل پر لیں گے تو آپ اِحْسَاسِ محرُومی کا شکار ہو جائیں گے اور آگے ترقی کرنا مشکل ہو جائے گا۔

کسی کا مذاق مَت اُڑاؤ...!!

قربان جایئے! اسلام کی روشن تعلیمات پر کہ اسلام نے اِحْسَاسِ کمتری پیدا کرنے والی ان چیزوں سے پہلے ہی منع فرما دیا، اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ (پارہ:26، سورۂ حُجرات:11)	ترجمہ: اے ایمان والو! مَرد دوسرے مردوں پر نہ ہنسیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں۔

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیِّ مؤمن طعنہ دینے والا نہیں ہوتا، نہ لعنت کرنے والا ہوتا ہے، نہ فُحش کلامی کرنے والا ہوتا ہے، نہ مذاق مسخری کرنے والا ہوتا ہے۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! یاد رکھئے! کہ انسان کو کسی انسان نے نہیں بنایا، بلکہ انسان کو تمام جہانوں کے خالق ومالک، اللہ پاک نے بنایا ہے، انسان کی پیدائش کیسی ہے؟ آیئے اس کے متعلق آیتِ مبارکہ سُنتے ہیں، چنانچہ پارہ 30، سُورۂ وَالتِّیْن، آیت نمبر 4 میں ہے:

1...ترمذی، کتاب: البر والصلة، باب: ماجاء فی اللَّعْنَة، صفحہ: 481، حدیث: 1977۔

www.dawateislami.net

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ﴿۴﴾ (پارہ 30، سورۂ وَ التِّیْن: 4)	ترجَمۂ کنزُالعرفان: بیشک یقینا ہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا۔

تفسیر صِراطُ الجنان میں اس آیت کے تحت فرمایا گیا: اللہ پاک نے انجیر، زیتون، طُورِ سینا اور شہر مکہ کی قسم ذکر کرکے فرمایا کہ بیشک ہم نے آدمی کو سب سے اچھی شکل وصورت میں پیدا کیا، اس کے اعضاء میں مناسبت رکھی، اسے جانوروں کی طرح جھکا ہوا نہیں بلکہ سیدھی قامت والا بنایا، اسے جانوروں کی طرح منہ سے پکڑ کر نہیں بلکہ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر کھانے والا بنایا اور اسے علم، فہم، عقل، تمیز اور باتیں کرنے کی صلاحیت سے مُزَیَّن کیا۔ (1)

اللہ پاک کی معرفت حاصل کرنے کا ذریعہ

پیارے اسلامی بھائیو! اگر انسان اللہ پاک کی دیگر مخلوقات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی تخلیق میں غور کرے تو اس پر روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ اللہ پاک نے اسے حُسنِ صوری (ظاہری شکل وصورت) اور حُسنِ معنوی (باطنی خوبیاں جیسے حسن اخلاق وغیرہ) کی کیسی کیسی عظیم نعمتیں عطا کی ہیں، اور اس چیز میں جتنا زیادہ غور کیا جائے اتنی ہی زیادہ اللہ پاک کی عظمت اور قدرت کی معرفت حاصل ہوتی جائے گی، اور بندہ اس عظیم نعمت کو بہت اچھی طرح سمجھ جائے گا۔ (2)

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک انداز

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بہت بلند رُتبہ صحابی ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی

1... تفسیر صراط الجنان، پارہ:30، سورۂ والتین، زیر آیت:4، جلد:10، صفحہ:755۔
2... تفسیر صراط الجنان، پارہ:30، سورۂ والتین، زیر آیت:4، جلد:10، صفحہ:755۔

پنڈلیاں دُبلی پتلی تھیں، ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِسْواک توڑنے کے لئے درخت پر چڑھے تو اچانک ہوا چلنے سے کپڑا ہٹ گیا اور آپ کی پنڈلیاں نظر آنے لگیں، وہاں موجود لوگوں کی نظر آپ کی مبارک پنڈلیوں پر پڑی تو لوگ ہنسنے لگے، اس پر بے کسوں کے غمخوار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، عبد اللہ بن مسعود کی پنڈلیاں میزانِ عمل پر اُحد پہاڑ سے زیادہ وزنی ہیں۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ کے بندو! بھائی بھائی ہو جاؤ...!

ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا، اسے کوئی حاجت تھی اور وہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرنا چاہتا تھا مگر جب وہ حُضُور جانِ کائنات، فَخْرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے حاضِر ہوا تو اُس پر نبوت کا رُعب طاری ہو گیا اور وہ کپکپانے لگا اُس کی یہ حالت دیکھ کر غم خوار نبی، مکی مدنی، مُحَمَّد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: پُر سکون ہو جاؤ...! میں (دُنیوی بادشاہوں جیسا ظالم) بادشاہ نہیں ہوں، میں قریش کی اُس عورت کا بیٹا ہوں جو مکہ مکرمہ میں رہتی تھی اور سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔ (2)

اَللّٰہُ اَکْبَر! اے عاشقانِ رسول! اندازہ کیجئے! زبانِ نبوت سے یہ میٹھا اور پیارا پیارا کلام سُن کر اُس شخص کا دِل کیسا مطمئن ہو گیا ہو گا، اُس کے دِل میں عشقِ رسول کے کتنے چراغ جل اُٹھے ہوں گے۔

حدیثِ پاک کا باقی حصّہ: **اے عاشقانِ رسول!** وہ شخص جس پر جلالِ نبوت کا

1...مسند امام احمد، جلد:2، صفحہ:591، حدیث:4072۔
2...المواہب اللدنیہ، جلد:2، صفحہ:101۔

رُعب طاری تھا، جب اُس نے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سکون بخش کلام سُنا تو اُس پر جو کپکپی طاری تھی، وہ ختم ہو گئی، اب اس نے بارگاہِ رسالت میں اپنی حاجت عرض کی۔ اس کے بعد سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! بے شک میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تمہیں عاجزی اپنانے کا حکم دُوں۔ پس عاجزی اِختیار کرو! تم میں سے کوئی دوسرے کے ساتھ زیادتی نہ کرے، کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔ اے اللہ پاک کے بندو! بھائی بھائی ہو جاؤ۔[1]

اے عاشقانِ رسول! ہم پر لازم ہے کہ ہم اسلام کی ان روشن تعلیمات پر عمل کریں، اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمانبردار بندے بنیں اور جتنا ہو سکے دوسروں کو اِحساسِ کمتری سے بچانے کی کوشش کریں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِحساسِ کمتری کی دو قسمیں

پیارے اسلامی بھائیو! ایک مرتبہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی مذاکرے میں اِحساسِ کمتری کے متعلق مدنی پھول دیتے ہوئے فرمایا: **اِحساسِ کمتری شرعی اصطلاح نہیں ہے،** بعض صُورتوں میں احساسِ کمتری آدمی کو توڑ پھوڑ کے رکھ دیتی ہے اور بعض صُورتوں میں اِحساسِ کمتری بہت ضروری ہوتی ہے، مثلاً عمل کے اعتبار سے اِحساسِ کمتری ضروری

1 ... المواہب اللدنیہ، جلد:2، صفحہ:101۔

ہے، (یعنی آدمی یہ سمجھے کہ) میرے پاس نیکیاں ہیں ہی نہیں، بندہ نیکیوں کی حرص بڑھاتا ہی رہے، بڑھاتا ہی رہے، نیکیوں کے معاملے میں کوئی ایسی منزل نہیں ہے کہ بندہ مطمئن ہو جائے کہ اب میں نے بہت نیکیاں کر لی ہیں، اب مجھے مزید نیکیوں کی حاجت نہیں ہے، لہٰذا اَعْمال کے اعتبار سے ضروری ہے کہ بندہ اپنے آپ کو کمتر تَصَوُّر کرے اور کبھی بھی اپنے آپ کو نیک نہ سمجھے، ایک لمحے کے کروڑویں حصے کے لئے بھی اپنے ذہن میں یہ بات نہ لائے کہ میں بہت نیک ہوں اور مقبولِ خدا ہوں کیونکہ کسی کو پتہ ہی نہیں ہے کہ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر اس کے بارے میں کیا ہے؟ بندہ اللہ پاک سے ہمیشہ ڈرتا رہے اور اپنے آپ کو گناہگار تصور کرتا رہے۔

اب رہی دُنیوی معاملے میں احساسِ کمتری: جیسے کوئی مالدار کو دیکھ کر کڑھتا رہے اور احساسِ کمتری کا شِکار ہوتا رہے کہ ❁ اس کے پاس بنگلہ ہے اور میرے پاس فلیٹ (*Flat*) ہے ❁ اس کے پاس مالکانہ حقوق کا فلیٹ ہے اور میں کرائے پر رہتا ہوں ❁ اس کے پاس کار ہے اور میرے پاس موٹر سائیکل ہے ❁ اس کے پاس موٹر سائیکل ہے اور میرے پاس سائیکل ہے ❁ اس کے پاس سائیکل ہے اور میں پیدل سَفَر کرتا ہوں ❁ یہ صحت مند ہے، میں کمزور ہوں ❁ یہ تندرست ہے اور میں بیمار ہوں، اس طرح اپنے سے اُوپر والوں کو دیکھ کر اگر کوئی اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار ہوتا رہے تو اس میں فائدہ نہیں ہے، نقصان ہی ہے بلکہ اس طرح کڑھنا حَسَد میں مبتلا کر سکتا ہے۔

یُوں اِحْسَاسِ کمتری کی قسمیں بنیں گی: (1): دِینی معاملے میں عَمَل (یعنی نیکیوں) کے اعتبار سے اِحْسَاسِ کمتری؛ یہ لازم ہے، یہ ہونی چاہئے اور (2): دنیوی اعتبار سے اِحْسَاسِ

کمتری: یہ کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی دُنیا سے بے رغبتی

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مزید فرمایا: حضرت عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس ایک پیالہ تھا، آپ نے وہ پیالہ بھی ڈال دِیا (یعنی اپنے پاس نہ رکھا) کہ یہ بھی دُنیا کا مال ہے، مجھے یہ نہیں چاہئے، میں ہاتھ سے پانی پِی لُوں گا۔ (1)

یعنی دُوسروں کا مال دیکھ کر خُود صاحبِ مال بننے کے خواب دیکھنے کے بجائے جو تھوڑا سا مال (یعنی پیالہ) تھا، وہ بھی آپ نے اپنے پاس نہیں رکھا۔ اسی طرح اور بھی بہت سارے بزرگوں کے واقعات ہیں کہ وہ اپنے پاس کچھ بھی نہیں رکھتے تھے، جو آتا تھا تقسیم فرمادیتے تھے۔ خُود میرے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے لئے دوسرے وقت کے لئے بچا کر نہیں رکھتے تھے۔ اسی طرح بہت سارے اَولیائے کرام کے واقعات ہیں کہ ایک وقت کا کھا لیا، اب جو بچا وہ صدقہ خیرات کر دیا، دوسرے وقت کا کھانا ملنے کا کوئی ظاہِری سبب نہیں ہوتا تھا، یہ اللہ پاک کے نیک بندے تَوَکُّل کرتے تھے، اللہ پاک پر بھروسہ کرتے تھے، اگر آدمی نے نقل کرنی ہے تو ایسے لوگوں کی کرے۔ کاش! ان نیک لوگوں کے قدموں کی دُھول ہمیں مل جائے، ہمارا بھی اللہ پاک کی بارگاہ میں کوئی مقام ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

اِحْسَاسِ کمتری سے بچنے کے 3 طریقے

اے عاشقانِ رسول! عِلْمِ نفسیات کے ماہِرین کے مُطابق اِحْسَاسِ کمتری خُود کوئی چیز نہیں ہے، یہ محض ایک اِحْسَاس ہے۔ جو شخص اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار ہوتا ہے، وہ اَصْل میں

1 ... قُوت القلوب مترجم، جلد: 1، صفحہ: 22۔

3 یا ان 3 میں سے کسی ایک نفسیاتی مَرض کا شِکار ہوتا ہے، اس لئے وہ اِحْساسِ کمتری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ وہ 3 نفسیاتی اَمْراض یہ ہیں: (1): ناشُکری (2): ***Aimlessness*** (یعنی زِندگی کا کوئی واضح مقصد نہ ہونا) (3): خُوش فہمی۔

1 - شکر گزار بن جائیے...!

جو لوگ اِحْسَاسِ مَحْرُومی کا شِکار ہوتے ہیں، وہ کسی نہ کسی حد تک اپنے آپ سے بد گمان ہوتے ہیں، انہیں لگتا ہے کہ مجھے تو کچھ مِلا ہی نہیں ہے، میری قسمت میں تو بَس مَحْرُومیاں ہی مَحْرُومیاں ہیں، حالانکہ ایسا ہوتا نہیں ہے، اللہ پاک نے ہر ایک کو نعمتوں سے نوازا ہے، دُنیا میں کوئی ایک انسان بھی ایسا نہیں ہے جسے بے شُمار نعمتیں نہ ملی ہوں، بالفرض اگر کوئی اندھا ہو، لنگڑا ہو، گونگا ہو، غریب ہو، فقیر ہو، ان مَحْرُومیوں کے باوُجُود بھی اُس کے پاس کروڑوں مالیّت کی نعمتیں ہر وقت موجود ہوتی ہیں، اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَاؕ
(پارہ:14، سورۂ نحل:18)

ترجمہ کنزالعرفان: اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہیں کرسکو گے۔

اس آیتِ کریمہ پر ذرا ٹھنڈے دِل سے غور فرمائیے! یہ واقعی حقیقت ہے، اللہ پاک نے ہم سب کو اتنی نعمتیں عطا فرمائی ہوئی ہیں کہ ہم چاہتے ہوئے بھی ان کی گنتی کر ہی نہیں سکتے، ہاتھ اللہ پاک کی نعمت، کان اللہ پاک کی نعمت، پاؤں اللہ پاک کی نعمت، سَر اللہ پاک کی نعمت، دِماغ اللہ پاک کی نعمت، جسم کے اندر کا نظام: دِل، جگر، پھیپھڑے، مِعْدہ، آنتیں، یہ سب اللہ پاک کی نعمتیں ہی تو ہیں، ان سب نعمتوں کی گنتی کرنا تو بہت دُور کی بات ہے، ہمیں بعض اَوْقات ان نعمتوں کے نام بھی معلوم نہیں ہوتے۔ جی ہاں! ہمارے جسم کے اندرونی نِظام میں کتنے اَعْضا ایسے ہیں، جنہیں ہم استعمال تو کر رہے ہیں مگر ہمیں ان

کے نام تک معلوم نہیں ہیں، یہ سب اللہ پاک کی نعمتیں ہی تو ہیں۔

ایک امیر شخص کی سب سے بڑی خواہش

ایک بہت امیر شخص تھا، اُس کی آنکھوں کے پَپوٹے یعنی آنکھ کو ڈھکنے والی کھال کام کرنا چھوڑ گئی، یہ خُودکار (Automatic) نظام جو اللہ پاک نے ہمیں عطا فرمایا ہے، ذرا کوئی تنکا اُڑ کر آنکھ کی طرف بڑھتا ہے آنکھ خود بخود بند ہو جاتی ہے۔

اُس امیر شخص کو یہ مسئلہ ہوا کہ اُس کے پپوٹوں کے پٹھے کام کرنا چھوڑ گئے اور اُس کے پپوٹوں کا یہ خُودکار نِظام خراب ہو گیا یعنی وہ اپنی مرضی سے آنکھیں بند نہیں کر پاتا تھا، دُنیا کا امیر ترین آدمی تھا، لاکھوں کروڑوں روپے عِلاج پر خرچ کئے مگر شِفَانہ ملی۔ ایک مرتبہ کسی نے اُس امیر شخص سے پوچھا: جناب! آپ کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش کیا ہے؟ اُس نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا: **کاش! میں اپنی آنکھیں اپنی مرضی سے کھول سکوں۔**

غور فرمایئے! یہ اللہ پاک کی کتنی بڑی نعمت ہے جو ہمیں مفت میں ملی ہوئی ہے۔ ہمارے ہاں اَلمیہ یہ ہے کہ **ہم لوگ اپنی محرُومیوں کو توجُّہ میں رکھتے ہیں مگر اللہ پاک کی دِی ہوئی نعمتوں کو توَجُّہ میں نہیں رکھتے۔**

حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کا حکمت بھرا کلام

حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا مشہور ولِیَّہ ہیں، بڑی نیک، عِبادت گزار تھیں، حضرت محمد بن عَمْرو رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے گھر مبارک کا کُل سازوسامان 6 چیزیں تھیں: (1): ایک چٹائی (2): ایک مٹکا (3): ایک پیالہ اور (4): ایک موٹا اُونی کپڑا تھا، اسی پر آپ نماز پڑھا کرتیں اور اسی پر آرام فرماتی تھیں (5-6): تقریباً 2

گز لمبی بانس کی ایک کھونٹی تھی، جس پر کفن لٹکا رہتا تھا۔

ایک مرتبہ حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْهِ نے حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْهَا کی غُربت اور تنگ حالی کو دیکھا تو عرض کیا: اے اُمِّ عَمرو! میں آپ کی قابلِ رحم حالت دیکھ رہا ہوں، اگر آپ اپنے فلاں پڑوسی کے پاس جائیں تو وہ آپ کو ایسے حال پر نہ رہنے دے گا (یعنی وہ آپ کی مالی خدمت کو اپنے لئے باعثِ شرف سمجھے گا)۔ اس پر حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْهَا نے فرمایا: سفیان! تم نے میرے حال میں کیا کمی دیکھی! کیا میں مسلمان نہیں ہوں...؟ **اسلام وہ عزت ہے جس کے ساتھ ذِلّت نہیں، اسلام وہ مالداری ہے جس کے ساتھ محتاجی نہیں، اسلام وہ محبت ہے، جس کے ساتھ وحشت نہیں۔** اللہ کی قسم! میں دُنیا کے حقیقی مالک (یعنی اللہ پاک) سے بھی دُنیا مانگتے حیا کرتی ہوں تو جو دُنیا کا مالِک ہی نہیں (مثلاً مالدار لوگ، اِن) سے دُنیا کیسے مانگوں؟۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْهَا کے اس مبارک انداز پر غور فرمائیے! ایک تو یہ ہے کہ آپ نے قناعت اِختیار فرمائی، لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانا پسند نہ فرمایا، دوسرا اِس بات پر غور فرمائیے کہ حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْهَا کے سامنے جب آپ کی غُربت کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے فوراً فرمایا: اے سفیان! تم نے میرے حال میں کیا کمی دیکھی؟ کیا میں مسلمان نہیں ہوں...؟ **اسلام وہ عزت ہے جس کے ساتھ ذِلّت نہیں، اسلام وہ مالداری ہے جس کے ساتھ محتاجی نہیں۔**

اللہ پاک ہمیں بھی حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْهَا کے صدقے ہر وقت نعمتوں کا شکر

323

1...وفیات الاعیان، جلد:1، صفحہ:328۔

ادا کرتے رہنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نعمتوں کو تَوَجُّہ میں رکھئے...!

آج دُنیا میں غریب تو بہت ہیں، نادار، کنگال تو بہت ہیں مگر ایسا غریب شاید ڈھونڈنے سے بھی نہ مل سکے جو یہ کہتا ہو کہ **میرے پاس ایمان کی دولت ہے، میں بہت بڑا امیر ہوں** حالانکہ ایمان سب سے بڑی دولت ہے، اگر مال و دولت کی اہمیت ایمان سے زیادہ ہوتی تو قارُون تباہ و برباد نہ ہوتا، اگر طاقت، قُوَّت اور بادشاہت کی اہمیت ایمان سے زیادہ ہوتی تو فرعون غرق نہ ہوتا، ایمان سب سے بڑی دولت ہے، ہمیں یہ نایاب دولت حاصِل ہے، اس کے باوُجود اپنی ظاہِری غُربت کو دیکھ کر اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار ہو جاتے ہیں۔

کاش! ہم بھی اللہ پاک کی دِی ہوئی نعمتوں کو تَوَجُّہ میں رکھنے والے بن جائیں۔ یقین کیجئے! جتنا ہم اپنی محرومیوں کو سوچتے ہیں، اتنا ہی اگر اللہ پاک کی دِی ہوئی نعمتوں کو سوچنا شروع کر دیں تو مَحرُومیوں کا اِحْسَاس ہی ختم ہو جائے۔ اس لئے اگر اطمینان والی، سکون والی، خوشیوں بھری زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو اللہ پاک کی دِی ہوئی نعمتوں کو تَوَجُّہ میں رکھنے کی عادت بنائیں۔ **مجھے کیا نہیں مِلا** یہ سوچنے کی بجائے یہ سوچیں کہ **مجھے کیا کیا مِلا ہے** اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! غم دُور ہو جائیں گے۔

شکر کرنے کا فائدہ

پارہ 13 سورۂ ابراہیم کی آیت: 7 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَ لَىٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ(۷) (پارہ13، سورۂ ابراہیم:7)	ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور یاد کرو جب تمہارے رب نے اعلان فرما دیا کہ اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے۔

تفسیر صِراطُ الجنان میں اس آیت کے تحت فرمایا گیا: معلوم ہوا کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے، شکر کی حقیقت یہ ہے کہ نعمت دینے والے کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس چیز کا عادی بنائے۔ یہاں ایک باریک نکتہ یہ ہے کہ بندہ جب اللہ پاک کی نعمتوں اور اس کے طرح طرح کے فضل و کرم اور احسان کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے، اس سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں، اور بندے کے دل میں اللہ پاک کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے یہ مقام بہت بَرتَر ہے اور اس سے اعلیٰ مقام یہ ہے کہ نعمت دینے والے کی محبت یہاں تک غالب ہو جائے کہ دل کا نعمتوں کی طرف میلان باقی نہ رہے، یہ مقام صِدّیقوں کا ہے۔ (1)

شکر کی فضیلت اور ناشکری کی مذمت

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جسے شکر کرنے کی توفیق ملی وہ نعمت کی زیادتی سے محروم نہ ہو گا، کیونکہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ (پارہ13، سورۂ ابراہیم:7)	ترجَمۂ: اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:13، سورۂ ابراہیم، زیر آیت:7، جلد:5، صفحہ:153۔

www.dawateislami.net

جسے توبہ کرنے کی توفیق عطا ہوئی وہ توبہ کی قبولیت سے محروم نہ ہو گا کیونکہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ (پارہ 25، سورۂ شوریٰ:7)	ترجمۂ: اور وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول فرماتا ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

"اَلْحَمْدُ لِلّٰه" کہنے کی عادت بنایئے...!

پیارے اسلامی بھائیو! اِحساسِ کمتری سے بچنے کا بہت آسان حل ہے کہ ہم اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہنے کی عادت بنالیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہنا اللہ پاک کا شُکر ہے اور اسے سب سے اَفْضَل شکر قرار دیا گیا ہے۔ کوئی بھی بھلائی مِلے، اُس کی دُعا ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰه۔ اگر ہم صبح سے شام تک صِرْف یہ غور کریں کہ میری زِندگی میں اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہنے کے کتنے مواقع ہیں شاید ہم انہیں بھی شُمار نہ کر سکیں ❁ صبح آنکھ کھلی، یہ بھی نعمت ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہئے ❁ بستر سے اُٹھنے کے لائق ہوئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہئے ❁ پاؤں سلامت ہیں، جوتے پہننے کے قابِل ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہئے ❁ کھڑے ہونے کے قابِل ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہئے ❁ گھٹنے حرکت کر رہے ہیں یعنی چلنے کے قابِل ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہئے ❁ کام کے لئے نکلے، اللہ پاک نے توفیق بخشی ہے تو نکلے ہیں، لہٰذا اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہئے ❁ شام کو گھر پہنچ گئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہئے ❁ بچوں کو دیکھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہئے ❁ پانی پیا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰه ❁ کھانا کھایا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰه ❁ چائے پی تو اَلْحَمْدُ لِلّٰه۔

یُوں اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہنے کی عادَت اپنا لیں۔ اگر ہم صِرف اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہنے کے مواقع سوچتے

323

1 ...در منثور، پارہ:13، سورۂ ابراہیم، زیر آیت:7، جلد:5، صفحہ:9۔

جائیں اور ان مواقع پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنے کی عادت بھی اپنالیں تو اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیْم! اپنی مَحْرُومی کو سوچنے کا وقت ہی نہیں مل سکے گا۔

”الحمد للہ“ کہنے کا ایک زبردست فائدہ

اللہ پاک کے فضل سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ پیارا جملہ ہے، جو زبان پر بعد میں آتا ہے، ہونٹوں پر مسکراہٹ پہلے پھیل جاتی ہے۔ جی ہاں! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنے کا تقاضا ہے کہ بندہ مسکرا کر کہے۔ آپ نے کبھی نہیں دیکھا ہو گا کہ کسی نے روتے ہوئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا ہو، شاید کبھی ایسا نہیں ہوا ہو گا کہ بندے کے منہ پر تو ہوائیاں اُڑی ہوئی ہیں (یعنی چہرے کا رنگ بدلا ہوا ہے) اور وہ زبان سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ رہا ہے۔ عُموماً لوگ جب بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتے ہیں تو مسکرا کر ہی کہتے ہیں، اگر ہم اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنے کی عادت بنا لیں! اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیْم! نیکیاں بھی ملیں گی، چہرے پر مسکراہٹ بھی پھیلی رہے گی اور اللہ پاک نے چاہا تو اِحساسِ کمتری سے بھی نجات مل جائے گی۔

”الحمد للہ“ کہنے کے فضائل

❀ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: ڈھالیں (یعنی دُشمن کے وار سے بچنے کے لئے استعمال ہونے والے ہتھیار) اُٹھالو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا دُشمن نے حملہ کر دیا ہے؟ فرمایا: نہیں (دُشمن نے حملہ نہیں کیا) بلکہ جہنم کے مقابلے میں اپنی ڈھالیں اُٹھالو اور سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَر پڑھا کرو کیونکہ یہ کلمات قیامت کے دن آگے اور پیچھے سے تمہاری حفاظت کریں گے [1] ❀ ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی، مُحَمَّد عربی صَلَّی اللّٰہُ

323

1 ... مستدرک علی الصحیحین، کتاب: الدعا والتکبیر، جلد: 2، صفحہ: 235، حدیث: 2029۔

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: کیا تم میں کوئی روزانہ اُحد پہاڑ کے برابر عمل کی طاقت رکھتا ہے؟ عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! روزانہ اُحد پہاڑ کے برابر عمل کی طاقت کون رکھ سکتا ہے؟ فرمایا: تم سب اس کی طاقت رکھتے ہو۔ عرض کیا گیا: وہ کیسے؟ فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا اُحد پہاڑ سے زیادہ عظمت والا ہے۔(1) ❀ حضرت ابو مالک اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے رسولِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے۔(2) یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنے سے اتنا ثواب ملتا ہے کہ روزِ قیامت جب یہ ثواب میزانِ عَمَل پر رکھا جائے گا تو میزان بھر جائے گا۔(3)

اللہ پاک ہمیں کثرت سے شُکر کرنے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتے ہوئے زبان کو ذِکرِ اِلٰہی سے تَر رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

2-اپنی صلاحیّتوں کو پہچانیئے...!

پیارے اسلامی بھائیو! اِحساسِ کمتری کا شِکار ہو جانے کی ایک بڑی اور اہم وجہ **اپنی پہچان نہ ہونا** بھی ہے۔ عُموماً اِحساسِ کمتری کا شِکار وہی لوگ ہوتے ہیں جو اپنی صلاحیّتوں کو پہچانتے نہیں ہیں، ان کے پاس زِندگی کا کوئی واضح مقصد نہیں ہوتا۔

جب آدمی اپنی صلاحیّتوں کو سمجھ لیتا ہے، پھر اُن صلاحیّتوں کے مُطابق اپنی زِندگی کا ایک واضح مقصد مقرر کرتا ہے، تب وہ اپنے رستے پر چلتا ہے، پھر وہ دوسروں کی طرف

323

1... معجم کبیر، جلد:7، صفحہ:279-280، حدیث:14812۔

2... مسلم، کتاب: الطہارۃ، باب، فضل الوضو، صفحہ:106، حدیث:223 ملتقطاً۔

3... فیض القدیر، جلد:4، صفحہ:384۔

نہیں دیکھتا، بلکہ اپنی صلاحیّتوں کے نکھار پر تَوَجُّہ دیتا ہے۔ اس کو ایک مِثال سے سمجھئے: ایک شخص جس کا گھر مثال کے طَور پر کراچی میں ہے اور وہ کام لاہور میں کرتا ہے، جب اسے کام سے چھٹی ہوتی ہے تو وہ کراچی کی گاڑی پر بیٹھتا ہے اور اپنے گھر کی طرف روانہ ہو جاتا ہے۔ کیا آپ نے کبھی کوئی ایسا شخص دیکھا ہے جس کا گھر تو کراچی میں ہو مگر وہ اسلام آباد کی طرف جانے والوں کو دیکھ کر اِحْساسِ کمتری کا شِکار ہو گیا ہو کہ فُلاں کی کیا بات ہے! وہ اسلام آباد جا رہا ہے اور میں بے چارہ کراچی کی گاڑی میں بیٹھا ہوں؟ ایسا نہیں ہوتا، ایسی باتوں میں لوگ اِحْساسِ کمتری کا شِکار نہیں ہوتے۔ کیوں نہیں ہوتے؟ اس لئے کہ اُسے معلوم ہے: میرا گھر کراچی میں ہے، میں نے کراچی ہی جانا ہے، لہٰذا وہ کسی بھی دوسرے شہر کی گاڑی میں بیٹھے مُسافِر کو دیکھ کر اِحْساسِ کمتری کا شِکار نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب ہم اپنی صلاحیّتوں کو پہچان لیں گے، اپنی زندگی کا ایک مقصد مقرر کر لیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ہم اپنے رستے کی طرف ہی رواں دواں ہوں گے، کسی دوسرے رستے پر چلنے والے کو دیکھ کر اِحْساسِ کمتری کا شِکار نہیں ہوں گے۔

لفظِ رَبّ کا معنیٰ و مفہوم

یاد رکھئے! اس دُنیا میں ہر انسان کی اپنی علیحدہ اہمیت ہے، اللہ پاک نے ہر ایک کو جُدا جُدا صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں، اس لئے ہر شخص اپنی صلاحیتوں کے مطابق ہی کامیابی اور ترقی حاصِل کرتا ہے۔ دیکھئے! اللہ پاک ہمارا رَبّ بلکہ رَبُّ العالمین ہے، کیا آپ کو مَعْلُوم ہے: رَبّ کا معنیٰ و مفہوم کیا ہے؟ یہ بڑا حکمت بھرا نکتہ ہے، اگر ہم لفظِ رَبّ کا معنیٰ سمجھ لیں تو اِحْساسِ کمتری والا مسئلہ ہی ختم ہو جائے۔ عَلّامہ محمود آلوسی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

لفظ رَبّ کا معنی ہے: تَرْبِیَّت کرنے والا اور تربیت کا معنی ہے: تَبْلِیْغُ الشَّیءِ اِلٰی کَمَالِهٖ بِحَسْبِ اِسْتِعْدَادِهِ الْاَزَلِیِّ شَیْئًا فَشَیْئًا یعنی کسی چیز کو اُس کی فطری صلاحیتوں کے مطابق درجہ بدرجہ مرتبۂ کمال تک پہنچانا۔ [1] اب لفظِ رَبّ کا معنی یہ بنے گا: ہر شَے کو اُس کی فطری صلاحیتوں کے مطابق درجۂ کمال تک پہنچانے والا۔

معلوم ہوا اللہ پاک نے ہر شَے کو فطری طَور پر جُدا جُدا صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں اور ہر شَے کو اُس کی صلاحیّتوں کے مطابق ہی کمال تک پہنچاتا ہے۔ مثلاً آم کے درخت پر ہمیشہ آم ہی لگتے ہیں، آم کے درخت پر اَمْرُود نہیں لگتے، سیب کے درخت پر سیب ہی لگتے ہیں، اس پر آم نہیں لگتے، لہٰذا آم کی گٹھلی سے آم کا درخت نکالنا، پھر اُس پر آم کا پھل لگا دینا، یہ رَبُوبِیَّت ہے۔ ہاں! اگر آم کے درخت پر آم کی جگہ سیب لگ جاتے ہیں تو یہ اللہ پاک کی قُدرت ہے۔ بہر حال! اس دُنیا میں ہر ایک اپنی فطری صلاحیّتوں کے مُطابق ہی پروان چڑھتا اور کمال تک پہنچتا ہے۔

سب کو قابلیت کے مطابق اسباب ملتے ہیں

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ یعنی ہر ایک کو وہ چیز مُیَسَّر ہے، جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا۔ [2]

یعنی جس کو جو طبیعت عطا کی گئی، جس کو فطری طَور پر جو قابلیت دِی گئی ہے، اُسے

1… تفسیر روح المعانی، پارہ:1، سورۂ فاتحہ، زیرِ آیت:1، جزء:1، جلد:1، صفحہ:104۔
2… ابو داوٗد، کتاب: السنۃ، باب: فی القدر، صفحہ:741، حدیث4709۔

اس کی قابلیت کے مطابق اَسباب بھی مہیا کر دیئے جاتے ہیں۔[1]

معلوم ہوا؛ اس دُنیا میں ہر ایک کی قابلیت اور فطری صلاحیات جُدا ہیں، لہٰذا ہر ایک کو اَسباب بھی جُدا جُدا ملتے ہیں۔ اب ہم دُوسروں کو دیکھ کر اِحساسِ کمتری کا شِکار ہوتے رہیں کہ فُلاں کو یہ نعمت ملی، مجھے نہیں ملی۔ تو بھائی غور فرمائیے! اُس کی فطرت ہی اَور ہے، لہٰذا اُس کو نعمتیں بھی جُدا ملیں، آپ کی فطرت کچھ اور ہے، آپ کو آپ کے مطابق نعمتیں ملی ہیں، دُوسرے لفظوں میں یُوں کہہ لیجئے! جس کا گھر کراچی میں ہے وہ کراچی کی گاڑی میں بیٹھا ہے، جس کا گھر لاہور میں ہے وہ لاہور کی گاڑی میں بیٹھا ہے۔ اس میں اِحسَاسِ کمتری کا شِکار ہونے کی کیا بات ہوئی...؟

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی صلاحیتوں کو پہچانیں، پھر اپنی زِندگی کا واضح مقصد طے کریں اور اُسی کے مُطابق محنت کرنا شروع کر دیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیۡم! کامیابی ہمارا مقدر بنے گی۔

اپنی صلاحیّتوں کو پہچاننے والے چند عظیم لوگ

کروڑوں حنفیوں کے امام، امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے امام ہیں، آپ پہلے تجارت کیا کرتے تھے، ایک روز امام شعبی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے آپ کی مُلاقات ہوئی، امام شعبی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جب امام ابو حنیفہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ذہانت دیکھی تو آپ کو عِلْمِ دین سیکھنے اور عُلما کی صحبت میں بیٹھنے کا مشورہ دیا۔ بَس یہی موقع تھا کہ امام ابو حنیفہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خرید و فروخت کو چھوڑا اور عِلْمِ دین سیکھنے میں مَصرُوف ہو گئے، کچھ ہی عرصے میں آپ اس مقام پر

1 ... فیض القدیر، جلد:5، صفحہ:45، حدیث:6358۔

پہنچے کہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے مفتی، سب سے بڑے امام اور مُجتَہِد بَن گئے۔[1]
امام بُخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ عِلْمِ حدیث کے بہت بڑے امام ہیں، آپ کی لکھی ہوئی حدیثِ پاک کی مشہور کتاب **بُخاری شریف** بہت بلند رُتبہ کتاب ہے، امام بُخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عمر مبارک 10 سال کی تھی جب آپ کو اپنی صلاحیّتوں کی پہچان ہوئی، چنانچہ آپ نے محنت کرنا شروع کی، ابھی آپ کا بچپن مبارک ہی تھا کہ آپ نے 70 ہزار اَحادیث زبانی یاد کرلی تھیں۔[2]
حُضُور مُحَدِّثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بُلند رُتبہ ہستی ہیں، آپ انٹر میڈیٹ (*F.A*) کے طالبِ عِلْم تھے، ایک روز لاہور کی جامع مسجد وزیر خان میں ایک جلسہ ہوا، اس جلسے میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہزادے **حُجَّۃُ الْاِسلام** مولانا حامِد رضا خان صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف لائے تھے، مُحَدِّثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جو اس وقت چھوٹی عُمر میں تھے، آپ بھی اس جلسے میں شریک ہوئے، اس موقع پر آپ کو شہزادۂ اعلیٰ حضرت مولانا حامِد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت کرنے اور ہاتھ مبارک چومنے کی سَعادت نصیب ہوئی، بَس ولیِ کامِل کی زیارت کی برکت تھی کہ مولانا سردار احمد صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دِل کی دُنیا بدل گئی، آپ جلسے کے بعد **حُجَّۃُ الْاِسلام** مولانا حامِد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں حاضِر ہوئے اور عرض کیا: اب مجھے دُنیوی عِلْم میں دلچسپی نہیں رہی، میں عِلْمِ دین پڑھنا چاہتا ہوں۔ **حُجَّۃُ الْاِسلام** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ آپ کو اپنے ساتھ بریلی شریف لے گئے، وہیں آپ عِلْمِ دین سیکھتے رہے، پھر وہ وقت بھی آیا کہ مولانا سردار احمد صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ **مُحَدِّثِ اعظم پاکستان** کے لقب سے

323

1 ... الخیرات الحسان، صفحہ: 37۔
2 ... ہدایۃُ السّاری، جلد: 1، صفحہ: 49۔

مشہور ہوئے اور عِلم و عَمَل میں بلند رُتبہ حاصِل کیا۔ مُحَدِّثِ اعظم پاکستان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مزار مبارک پنجاب کے شہر فیصل آباد میں ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہوا: جس کی جیسی فطرت ہے، اسے ویسے ہی اَسْباب مُیَسَّر آجاتے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم دوسروں کے ساتھ اپنا موازنہ (**Comparison**) نہ کریں بلکہ اپنی صلاحیتوں کو پہچانیں، اس دُنیا میں اپنی جُدا اَہمیت کو سمجھیں اور اُسی کے مُطابق آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم خُود کو پہچان لیں، اپنی صلاحیتوں کو سمجھ لیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! احساسِ کمتری سے بچ جائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔
آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نیکیوں کی حرص پیدا کرنے، گناہوں سے بچنے، شکر کی عادت بنانے، نیک و جائز کام میں کوشش کا جذبہ پانے، عبادتِ اِلٰہی کا شوق اپنے دل میں بیدار کرنے، نیکیوں پر استقامت اور والدین کی اطاعت کا جذبہ بڑھانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں خوب خوب حصہ لیجئے۔ 12 دینی کاموں سے ہفتہ وار ایک دینی کام **علاقائی دورہ** بھی ہے۔ اس دینی کام کے بے شمار فائدے ہیں، مثلاً "**علاقائی دورے**" کی بَرَکت سے مسجد آباد رہتی ہے، علاقے میں خوب دینی کام پھیلتا ہے، نئے نئے اسلامی بھائی دینی ماحول کے قریب آتے ہیں، **علاقائی دورے**" کی بَرَکت سے بے نمازیوں کو نمازی بنانے کی سعادت نصیب ہو سکتی ہے۔ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دُعاؤں سے حصہ ملتا ہے۔ نیکی کی دعوت دینے کا موقع

1…حیاتِ مُحدّث اعظم، صفحہ: 33-34۔

ملتا ہے۔

آیئے !بطورِ ترغیب ”علاقائی دورے “کا ایک واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

مسجد آباد ہوگئی

کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا قافلہ پنجاب کے ایک شہر کی مسجد میں پہنچا۔ دروازے پر تالا لگا ہوا تھا، دروازہ کھولا تو ہر چیز پر مٹی ہی مٹی تھی ،ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کافی عرصہ سے مسجد بند ہو،انہوں نے مل جُل کر صفائی کی، نمازِ عصر کے بعد علاقائی دورہ کے لئے کھیل کے میدان (Play Ground) میں پہنچے اور کھیلنے میں مشغول نوجوانوں کو نیکی کی دعوت دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ !کئی نوجوان اُسی وقت ان کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوگئے، مسجد میں آکر ان کے ساتھ نماز پڑھنے اور سنّتوں بھرا بیان سُننے کی سعادت حاصل کی،انفرادی کوشش سے انہوں نے اُس مسجد کو آباد کرنے کی نِیّت کرلی۔ یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود ایک بُزرگ رو کر کہنے لگے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج عاشقانِ رسول اور علاقائی دورے کی بَرَکت سے یہ مسجد آباد ہوگئی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

3- محنتی بن جایئے...!

اے عاشقانِ رسول ! اِحساسِ کمتری کا شِکار ہو جانے کی تیسری بڑی وجہ **خُوش فہمی** ہے۔ اِحسَاسِ کمتری کا شِکار ہونے والے اَکثَر لوگ بہانے خُور ہوتے ہیں، وہ چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اپنی سُستی و کاہِلی کے سامنے اِحسَاسِ کمتری کی آڑ لگا دیتے ہیں ،یعنی حقیقت میں یہ پُوری طرح محنت نہیں کر رہے ہوتے، جب محنت نہیں کرتے تو ظاہِر ہے انہیں

کامیابی بھی نہیں ملتی، جب کامیابی نہیں ملتی تو اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار ہو جاتے ہیں، اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار کئی لوگ یہ کہتے سُنائی دیتے ہیں: **جناب! میں نے بہت محنت کی مگر مجھے وہ مقام نہیں مِلا جس کا میں اَہل تھا۔** ایسے لوگ جیسی محنت کرتے ہیں، اس کا اگر باریک نظر کے ساتھ جائِزہ لیا جائے تو پتا چلے گا کہ حقیقت میں یہ لوگ پُوری طرح محنت کرتے ہی نہیں ہیں، اسی لئے ناکام رِہ جاتے ہیں۔ بعض اسلامی بھائی مبلغین کو دیکھ کر اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار ہو رہے ہوتے ہیں۔ مثلاً فُلاں اسلامی بھائی بیان بہت جاندار کرتے ہیں، مجھے تو دَرْس بھی دینا نہیں آتا۔ فُلاں اسلامی بھائی جہاں جاتے ہیں 12 دِینی کاموں کی دُھوم مچا دیتے ہیں، مجھ سے تو ایک دِینی کام بھی نہیں ہو پاتا۔ یُوں وہ اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار ہو رہے ہوتے ہیں۔ اگر ان سے پوچھا جائے کہ بھائی! آپ نے کبھی دَرْس و بیان کے لئے محنت کی ہے؟ تو شاید جواب نفی میں ملے گا۔ اگر پوچھ لیا جائے کہ آپ دِینی کاموں کو روزانہ کتنا وقت دیتے ہیں؟ تو شاید اس کا جواب بھی تَسَلّی بخش نہ مل سکے۔

غرض: اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار ہونے والے جو کچھ حاصِل کرنا چاہتے ہیں، حقیقت میں یہ اُس کے لئے پُوری طرح محنت نہیں کر رہے ہوتے اور چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اپنی سُستی و کاہلی کو اِحْسَاسِ کمتری کے پردے میں چھپا دیتے ہیں۔

ہر کامیابی کے پیچھے محنت ہوتی ہے

یاد رکھئے! ہم جس شخص کی کامیابیوں کو دیکھ کر اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار ہو رہے ہوتے ہیں، اسے وہ کامیابیاں تھالی (*Plate*) میں رکھ کر تحفۃً پیش نہیں کی گئی تھیں، اُس نے محنت کی ہے۔ جو آج کامیاب مبلغ ہے، وہ پہلے مبلغ نہیں تھا، اس نے بھی جب پہلی بار بیان کیا تھا

تو اس کی بھی ٹانگیں کانپی ہوں گی، اسے بھی جھجک ہوئی ہو گی مگر اُس نے محنت کی، مشقت اُٹھائی، لگاتار کوشش کرتا رہا، آخر اس کی محنتیں رنگ لائیں اور اللہ پاک نے اسے ماہِر مبلغ بنادیا۔ اسی طرح ہر وہ شخص جو ہمیں کامیاب نظر آرہا ہے، اس کی کامیابی کے پیچھے محنت و مشقت کی ایک پُوری داستان ہوتی ہے مگر ہم لوگ اُس کی محنتوں کو نہیں دیکھتے، صِرف اُس کی کامیابی کو دیکھ کر اِحسَاسِ کمتری کا شِکار ہو جاتے ہیں۔

عالیشان بنگلہ خریدنے کی خواہش

ایک غریب شخص تھا، وہ کہیں سے گزر رہا تھا، اس کی نظر ایک عالی شان بنگلے پر پڑی، محل نُما خوب صُورت اور عالی شان گھر دیکھ کر اُس کا دِل للچایا، اس کے دِل میں شوق پیدا ہوا کہ کاش! کسی طرح میں بھی ایسا عالی شان گھر بنانے میں کامیاب ہو جاؤں۔ اب اُس نے اُس عالی شان بنگلے پر دستک دِی۔ مُلازِم نے دروازہ کھولا۔ غریب شخص نے درخواست کی کہ میں اس بنگلے کے مالِک سے ملنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اُسے بنگلے کے مالِک کے سامنے پیش کر دیا گیا۔ غریب شخص نے بنگلے کے مالِک سے پوچھا: جناب! میں بھی ایسا عالی شان گھر بنانا چاہتا ہوں، اس کے لئے مجھے کیا کرنا پڑے گا؟ بنگلے کے مالِک نے بڑی سادگی سے کہا: ٹافیوں کا ایک ڈِبّہ خرید و اور فُٹ پاتھ پر بیٹھ کر بیچنا شروع کر دو! غریب شخص یہ جواب سُن کر بڑا حیران ہوا کہ میں تو اس سے عالی شان بنگلہ خریدنے کا طریقہ پوچھ رہا ہوں اور یہ مجھے فُٹ پاتھ پر بیٹھنے کا مشورہ دے رہا ہے۔ چنانچہ اُس نے حیرانی سے کہا: جناب! میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا...؟ بنگلے کے مالِک نے کہا: سادہ سی بات ہے، تُم میرے گھر جیسا گھر خریدنا چاہتے ہو، میں نے بھی فُٹ پاتھ پر بیٹھ کر ٹافیاں بیچنے سے ابتدا کی تھی، تُم بھی وہیں

سے ابتدا کرو! اللہ پاک نے مجھے محنتوں کا پھل عطا فرمایا، تجھے بھی ضرور عطا فرمائے گا۔

اے عاشقانِ رسول! غور فرمائیے! عالی شان بنگلے میں رہنے والے دُنیوی طَور پر کامیاب انسان کے پیچھے محنت و مشقت کی کتنی بڑی داستان تھی۔ اسی طرح ہم بھی جسے دیکھ کر اِحساسِ کمتری کا شِکار ہو رہے ہوتے ہیں، ہمیں چاہیے کہ اِحسَاسِ کمتری کا شِکار نہ ہوں بلکہ اُس کی طرح شوق و ذوق کے ساتھ، لگن کے ساتھ خُوب دِل لگا کر محنت کریں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! کامیابی ہمارا مقدر بنے گی۔

انسان اور جانور میں ایک فرق

ہم ذرا غور کریں؛ انسانوں اور جانوروں میں ایک بڑا واضح فرق ہے۔ جانوروں نے جو بننا ہوتا ہے، وہ بَن کر پیدا ہوتے ہیں مگر انسان نے جو بننا ہوتا ہے وہ بڑا ہو کر بنتا ہے۔ مثال کے طَور پر گھوڑا جب پیدا ہوتا ہے تو وہ گھوڑا ہی ہوتا ہے اور بڑا ہو کر بھی گھوڑا ہی رہتا ہے، کبھی آپ نے دیکھا کہ گھوڑا بڑا ہو کر ڈاکٹر یا انجینئر وغیرہ بَن گیا ہو؟ اس کے بر خِلاف انسان کو دیکھیں تو انسان نے جو بننا ہوتا ہے، وہ اس دُنیا میں آنے کے بعد بڑا ہو کر بنتا ہے۔

صِرف 2 رُتبے ہیں جو وَہبی ہیں یعنی محنت سے حاصِل نہیں کئے جاسکتے: (1): ایک نُبُوّت (2): دوسرا وِلایت۔ یہ دونوں رُتبے اللہ پاک جسے عطا فرمائے، اسی کو مِل سکتے ہیں اور نُبُوّت تو ختم ہو چکی، ہمارے پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مُحَمَّد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

غرض؛ ان دو رُتبوں کے عِلاوہ سب رُتبے کسبی ہیں۔ انسان بڑا ہو کر جو بننا چاہے، بَن سکتا ہے، اس کے لئے صِرف 3 چیزوں کی ضرورت ہے: (1): یقین (2): جذبہ اور (3): محنت۔

عَلَّامہ تَفْتَازانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پر کرم ہو گیا

عَلَّامہ سَعْدُ الدِّین مَسْعُود بن عُمر تَفْتَازانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے عالمِ دِین ہیں، دَرْسِ نِظامی (یعنی عالم کورس) میں آپ کی لکھی ہوئی کئی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ عَلَّامہ تَفْتَازانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ قاضی شیرازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس پڑھا کرتے تھے اور کلاس میں سب سے زیادہ کند ذِہن سمجھے جاتے تھے۔ آپ کے ہم مکتب (Class Fallow) آپ کی کُند ذِہنی (کمزوریاد داشت) کی وجہ سے آپ کا مذاق اُڑایا کرتے تھے۔اس کے باوُجود عَلَّامہ تَفْتَازانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ہمّت نہیں ہاری اور محنت کرتے ہی رہے، بڑی کوشش اور محنت کے ساتھ سبق یاد کرتے، پھر بھول جاتے، پھر یاد کرتے، یُوں آپ نے محنت جارِی رکھی۔ ایک مرتبہ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سبق یاد کرنے میں مَصرُوف تھے کہ ایک اجنبی شخص آیا اور کہا: مَسْعُود! اُٹھو! ہم سیر کرنے چلتے ہیں۔ عَلَّامہ تفتازانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جواباً کہا: **مجھے سیر و تفریح کے لئے پیدا نہیں کیا گیا**، ویسے بھی اتنا پڑھنے کے باوُجود مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا، پھر میں سیر و تفریح میں وقت کیسے برباد کرسکتاہوں؟ یہ سُن کر وہ اجنبی شخص چلا گیا، کچھ دیر بعد پھر وہی شخص آیا، اُس نے پھر آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو سیر و تفریح کے لئے چلنے کی دعوت دی، آپ نے پھر وہی جواب دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد تیسری بار وہی شخص آیا، اب کی بار اُس نے کہا: آپ کو اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یاد فرمارہے ہیں۔ بَس یہ سننا تھا کہ عَلَّامہ تفتازانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بدن پر کپکپی طاری ہو گئی اور آپ ننگے پاؤں ہی دیدارِ محبوب کے لئے دوڑ پڑے۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شہر سے باہَر ایک درخت کے نیچے جلوہ فرما تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَلَّامہ تفتازانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھ کر مسکرائے

اور فرمایا: ہمارے بار بار بُلانے پر آپ نہیں آئے؟ علامہ تفتازانی نے عاجزی کے ساتھ عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ یاد فرمارہے ہیں؟ آپ تو میری کُند ذِہنی کو جانتے ہیں، یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کی پاک بارگاہ میں شِفا کا طلب گار ہوں۔ عَلّامہ تفتازانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی فریاد سُن کر دریائے رحمت جوش میں آیا، نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اپنا مُنہ کھولو! عَلّامہ تفتازانی نے مُنہ کھولا تو سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا لُعاب مبارک آپ کے منہ میں ڈال دیا اور دُعا بھی فرمائی۔

دُوسرے دِن جب عَلّامہ تفتازانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کلاس میں پہنچے تو آپ نے دورانِ سبق استاد صاحب سے کچھ علمی سُوالات کئے، آپ کے باریک اور علمی سُوالات سُن کر اُستاد صاحب قاضی شیرازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے مَسْعُود! آج تم وہ نہیں ہو، جو کل تھے۔ بتاؤ! ماجرا کیا ہے؟ عَلّامہ تفتازانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے استاد کو سارا واقعہ سُنایا تو استاد محترم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اشکبار ہو گئے۔ (1)

محنت کرنے والے خُوش بختوں پر بعض دفعہ ایسی کرم نوازیاں بھی ہو جاتی ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کو محنت کرنے والا بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

بیان کا خُلاصہ

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اِحْسَاسِ کمتری نقصان دِہ مرض ہے جو ترقی اور کامیابی کی راہ میں رُکاوٹ بنتا ہے اور بعض دفعہ مایُوسی اور حَسَد جیسی ہلاکت میں ڈالنے والی باطنی بیماریوں کا

1… حافظہ کیسے مضبوط ہو؟، صفحہ: 119-121۔

سبب بھی بَن جاتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ہمیشہ اللہ پاک کی رِضا پر راضِی رہیں، شُکر گزار بندے بنیں، اللہ پاک نے جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں، اُن پر تَوَجُّہ رکھیں، اگر ہم اپنی مَحرُومیوں کو سوچنے بیٹھیں گے تو نقصان میں پڑ جائیں گے، ہمیشہ اللہ پاک کی دِی ہوئی نعمتوں کو سوچیں، اُن کا شکر ادا کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! نیکیاں بھی ملیں گی اللہ پاک نے چاہا تو نعمتوں میں اِضافہ ہی ہو گا، اس کے ساتھ ہم اپنی صلاحیتوں کو پہچانیں، زِندگی کا ایک واضِح مقصد بنائیں اور اللہ پاک پر بھروسہ رکھ کر پُوری محنت کریں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! کامیابی نصیب ہوگی اور اِحساسِ کمتری سے نجات مل ہی جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ تعلیم

قوموں کی تقدیر نوجوان نسل کی تربیّت پر مُنْحَصِر ہوا کرتی ہے۔ ترقّی و تَنَزُّل کی سینکڑوں داستانیں اس بات کی گواہ ہیں کہ زمانے کی باگ ڈور، اسی قوم کے ہاتھ رہی، جس کی جواں نسلیں اعلیٰ کردار واَطوار کی حامل تھیں اور جن اقوام کی نوجوان نسلیں لَہْو ولَعِب، کھیل کود میں مگن رہیں، وہ پستیوں میں گم ہو گئیں۔ آج ہماری حالت بھی کچھ ایسی ہی ہے، ہماری نوجوان نسل بھی تَنَزُّلی کا شکار نظر آتی ہے، کیونکہ ہماری تعلیمی مِعیار، اداروں کی حالت اور نِظامِ تعلیم وتربیّت انتہائی قابلِ رحم ہے تمام گورنمنٹ وپرائیویٹ اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور مختلف تعلیمی اداروں سے منسلک لوگوں میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنے کے لئے شعبہ تعلیم کا قِیام عمل میں لایا گیا، جس کا بُنیادی مقصد مذکورہ اِداروں سے وابستہ لوگوں کو دعوتِ اسلامی سے وابستہ کرتے ہوئے

سُنّتوں کے مطابق زندگی گُزارنے کا ذہن دینا ہے۔ یہ شعبہ کالجز اور یونیورسٹیز کے اساتذہ و طلبہ سے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ مَراسِم قائم کرکے انہیں تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں سے رُوشناس کرواتا ہے۔ نیز تعلیمی اداروں میں "نیک اعمال" کا سِلسلہ جاری کرتا اور ہاسٹل میں مدرسۃ المدینہ بالغان قائم کرکے اُن مُستَقبِل کے معِماروں کی دینی و اَخلاقی تربیّت کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اب تک بے شُمار بے عمل طَلَبہ، گناہوں سے تائب ہو کر نمازی اور سنّتوں کے عادی بن چکے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ [1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

شکر کی سنتیں اور مدنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شکر کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اللہ پاک کو یہ بات پسند ہے کہ بندہ ہر نوالے اور ہر گھونٹ پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا

1 ... مشکوٰۃ، کتاب: الْاِیمان، باب: الْاِعْتِصَام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔

www.dawateislami.net

کرے۔(مسلم،کتاب الذکر والدعاء، الخ،باب استحباب حمد اللہ۔۔۔الخ، ص۱۱۲۲، حدیث ۶۹۳۲) (2) فرمایا: تمہیں چاہئے کہ زبانیں ذکر سے اور دل شُکر سے تر رکھو۔(شعب الایمان،باب فی محبۃ اللہ، فصل فی ادامۃ ذکر اللہ، ۱/۴۱۹،حدیث:۵۹۰،ملتقطاً) ☆شکر اعلی درجے کی عبادت ہے۔(شکر کے فضائل،ص۱۲) ☆اللہ پاک کی نعمتوں پر شکر واجب ہے۔ (خزائن العرفان،پ۲،البقرہ،تحت الایۃ:۱۷۲) ☆شکر کی توفیق عظیم سعادت ہے۔(ایضاً،ص۱۲) ☆شکر میں نعمتوں کی حفاظت ہے۔(ایضاً،ص۱۲) ☆شکر ہی نعمتوں میں باعث زیادت ہے۔(ایضاً،ص۱۲) ☆شکر اللہ والوں کی عادت ہے۔(ایضاً،ص۱۲) ☆شکر ترکِ معصیت ہے۔(ایضاً،ص۱۲) ☆شکر معرفتِ نعمت ہے۔(ایضاً،ص۱۲) ☆نعمت ملنے پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کی صورت میں بندہ عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔(صراط الجنان،۴۰۶/۴) ☆عبادت بغیر شکر کے مکمل نہیں ہوتی۔(بیضاوی،۴۴۹/۱، پ۲،البقرہ،تحت الایۃ:۱۷۲) ☆شکر تمام عباتوں کی اصل ہے۔(تفسیر کبیر ۱۹۱/۲، پ۲،البقرہ،تحت الایۃ:۱۷۲)

﴿اعلان﴾

شکر کی بقیہ سنتیں اور مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴾2﴿ تمام گناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴾3﴿ رحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

323

1...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔

2...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (1)

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللهِ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہِ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (2)

﴿5﴾ قُربِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضورِ اَنْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام علیہم الرِّضوان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (3)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (4)

323

1... قَولُ البَدیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
2... اَفضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
3... قَولُ البَدیع، باب اَوَّل، صفحہ: 125۔
4... الترغیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 01 جون 2023ء

(1): سُنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

شکر کی بقیہ سنّتیں اور مدنی پھول

☆ابو بکر شِبْلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شکر یہ ہے کہ نظر نعمت عطا کرنے والے پر ہو نہ کہ نعمت پر۔ (احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، ۴/۱۰۳) ☆ابو سلیمان واسطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نعمتوں کو یاد کرنے سے دل میں اس کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ (تاریخ مدینہ ابن عساکر، ۳۶/۳۳۴، حدیث: ۴۱۳۳) ☆عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نعمتوں کو شکر کے ذریعے محفوظ کرلو۔ (حلیۃ الاولیاء، ۵/۳۷۴، حدیث:

1 ... مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

۴۵۵ھ) ☆امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دل کا شکریہ ہے کہ نعمت کے ساتھ خیر اور نیکی کا ارادہ کیا جائے ☆زبان کا شکریہ ہے کہ اس نعمت پر اللہ پاک کی حمد وثناء کی جائے۔ ☆باقی اعضا کا شکریہ ہے کہ اللہ پاک کی نعمتوں کو اللہ پاک کی عبادت میں خرچ کیا جائے اور ان نعمتوں کو اللہ پاک کی معصیت میں صرف ہونے سے بچایا جائے ☆آنکھوں کا شکریہ ہے کہ کسی مسلمان کا عیب دیکھے تو اس پر پردہ ڈالے۔ (احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، الرکن الاول فی نفس الشکر، بیان فضیلۃ الشکر، ۱۰۳/۴ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆کسی قوم سے خطرے کے وقت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "کسی قوم سے خطرے کے وقت کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نجعلك فی نحورھم و نعوذ بك من شرورھم ۔ (ابوداود، ۱۲۷/۲، حدیث:۱۵۳۷)

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھے دشمنوں کے مقابل کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ (مدنی پنج سورہ، ص220)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ واستغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا ائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی

تھے وہاں نَمازوں کے اَوقات میں نَماز پڑھنے سے قبل نَماز کی دعوت دی؟(4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟(5) پانچوں نَمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا پڑھی؟(6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم اَز کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟(7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟(8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟(9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟(10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم اَز کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟(14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21) صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہوجانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی

کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز(مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ”مَدَنی چینل“ دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: ”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھی؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟(48) اپنے والدین اور پیر و مُرشد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ ایصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَاللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَاللہ بِلا اجازتِ شرعی کسی اور پر اظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے ؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53) زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی ؟(54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجا لائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی ؟(61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا

پہلے اجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی ؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی ؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی ؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی ؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد